علم غیب
مصنف: مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ
مرتب: محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی
شائع کردہ: مؤسسۂ مِرأۃُ الدَعوۃ الاسلامِیہ

بحمدہ تعالےٰ

یہ مبارک فتویٰ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عالم ما کان و ما یکون اور ملکوت السماوات والارض کے شاہد ہونے پر جامع ومختصر ہے مگر منکرین علم غیب رسول کے لئے سینے میں پیوست ہوجانے والا خنجر ہے اور اہلسنت وجماعت کے لئے بحمد اللہ تعالیٰ سرور دل اور نور بصر ہے

مسمیٰ بنام تاریخی............درز بروبینہ

علم غیب

۱۳۶۵ ھ

مصنف

حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب صدیقی علیہ الرحمہ

داناپوری ثم پیلی بھیتی مفتی جاورہ رتلام ایم، پی

مرتب

محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

موبائل 9719703910

شائع کردہ

موسسہ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ گلڑیا، سکولہ، پیلی بھیت شریف

منجانب۔ جماعت رضائے مصطفےٰ انگلینڈ

MINJANIB-JAMA'AT RAZA-E-MUSTAFA, ENGLAND

سلسلۂ مطبوعات ۴۶

نام کتاب: علم غیب

نام مصنف: حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ

تلخیص وتسہیل: محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

تصحیح: حضرت مولانا محمد اختر رضا نوری

تعداد اشاعت: ۱۰۰۰

سن طباعت: ۱۴۳۳ھ ۲۰۱۲ء

قاری عبدالرشید قادری کی
بعض اہم کتب وتوالیف

۱۔ مقالات طیب (اول دوم) ۲۔ ارشادات بلگرامی

۳۔ وہابیہ غیر مقلدین سے چند اہم سوالات (قسط اول تا پنجم)

۴۔ مقالات قادری ۵۔ حاتم اصم کے وصایا مقدسہ

۶۔ ائمہ اربعہ کے ایمان افروز واقعات۔

۷۔ ارکان اسلام ۸۔ جمعہ کی اذان ثانی اور مسئلۂ اقامت

۹۔ وعدہ خلافی کا شرعی حکم ۱۰۔ مضامین حنفیہ

۱۱۔ چند اہم مسائل ۱۲۔ دینیات

۱۳۔ سوانح طیب ۱۴۔ تقلید شخصی قرآن وحدیث کی روشنی میں

۱۵۔ ارشادات امام غزالی ۱۶۔ ارشادات امام قشیری

۱۷۔ فرمودات شیخ جیلانی ۱۸۔ اولیاء اللہ کے ایمان افروز واقعات

مؤسسہ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ گلڑیا، سکولہ، پیلی بھیت

عرض مرتب

قارئین کرام فقیر قادری جس طرح ۱۹۹۱ء سے حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ کے قلمی وعلمی سرمایہ کی تلاش وجستجو میں لگا ہوا ہے اسی طرح اس کو مناسب تلخیص وتسہیل اور مقتضائے وقت کے تحت مختلف مراحل سے گزار کر اس کی نشر واشاعت میں بھی مصروف ہے حالانکہ یہ نہایت ہی مشکل اور دشوار کن کام ہے بالخصوص ایسی شکل میں کہ آپ کے فرزندگان وتلامذہ سے لیکر مریدین تک کسی کی بھی کوئی توجہ نہیں حتیٰ کہ بعض مریدین کو جب ہم نے اس طرف متوجہ کیا اور اس اہم خدمت کی دعوت دی تو انہوں نے ایسی بے توجہی کا مظاہرہ کیا کہ جس کی ہم ان سے توقع بھی نہیں کر سکتے تھے مگر پھر بھی ہماری محنت رائگاں نہیں گئی بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ خاصی حد تک کامیابی ملی اور مخلص احباب نے ہر موڑ پر ہمارا ساتھ دیا یہی وجہ ہے کہ دیگر کئی موضوعات پر کام ہونے کے باوجود مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے کئی رسائل وفتاویٰ اور پمفلیٹ وہینڈبل شائع کئے جاچکے ہیں الحمد لله رب العالمين ۔

زیر نظر رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم ما کان وما یکون اور ملکوت السماوات والارض کے شاہد ہونے کا جامع بیان ہے لیجئے پڑھئے اور قدم قدم پر احقاق حق وابطال باطل کا جلوہ دیکھئے............ فقیر محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

۷۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں زید کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم غیب نہ تھا اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں اور زید کا شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی:— برکت علی ارائین ساکن پھریانوالہ ڈاکخانہ شرق پور ضلع شیخوپورہ

الجواب

علم یقیناً ان صفات میں سے ہے جن کا دوسروں کو دیا جانا بداہت عقل کے علاوہ قرآن عظیم سے بھی ثابت ہے۔ **قَالَ تَعَالیٰ وَ عَلَّمَ آدَمَ الاَسْمَاءَ کُلَّهَا** اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جمیع اشیاء کے سارے نام تعلیم فرمادئے۔ **وَقَالَ تَعَالیٰ وَ عَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْماً** ہم نے خضر علیہ السلام کو علم لدنی عطا فرمایا۔ **وَقَالَ تَعَالیٰ حَاكِيًا عَنْ يُوسُف عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ اِنِّی حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ** ۔ بیشک میں علم والا نگہبان ہوں۔ ان آیات کریمہ سے عبارۃً واشارۃً علم کی دو قسمیں ہو گئیں۔ (۱) ذاتی (۲) عطائی

پھر جو علم صفات باری تعالیٰ سے ہے وہ ذاتی ہے عطائی نہیں اگر علم عطائی خدا کی صفت مانا جائے تو لازم آئیگا کہ معاذ اللہ خدا سے بھی بڑی کوئی ہستی ہے جس نے خدا کو علم دیا اور یہ صریح کفر وارتداد ہے۔ تو علم عطائی صرف یہی نہیں کہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص نہیں بلکہ علم عطائی غیب کا ہو یا شہادت کا

وہ اللہ عزوجل کی ہرگز صفت ہی نہیں بلکہ علم عطائی غیب کا ہو یا شہادت کا اللہ عزوجل کے لئے ہرگز ممکن ہی نہیں تو اللہ عزوجل کا علم غیب ہو یا علم شہادت اس کی جمیع صفات مقدسہ کی طرح ذاتی مقتضائے ذات باری تعالیٰ واجب الذات الواجب الوجود جل مجدہٗ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس ذاتی صفتِ علم میں سے غیر خدا کے لئے ایک ذرے کے برابر بھی علم ماننے والا کافر ومشرک ہے۔ فقہائے کرام رضی اللہ عنہم مثل قاضی خان وصاحب بحر الرائق وغیرہ نے اسی علم کو غیر خدا کے لئے ماننا کفر لکھا۔ اگر یہ نہ تسلیم کیا جائے تو حضرات عالیات پر جہالت بالقرآن بلکہ کفر وارتداد کا زبردست الزام عائد ہوگا اور قرآن پاک میں بھی جہاں کہیں علم غیب کی نفی کی گئی ہے مثلاً **وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ** اور **وَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ** الخ اور **لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اِلیٰ غَيْرِ ذَالِكَ مِنَ الْآيَات**۔ ان سب سے ذاتی علم غیب ہی مراد ہے۔ اہلسنت کا ایمان ہے کہ اس ذاتی علم غیب میں سے ایک ذرے کے برابر بھی غیر خدا کے لئے ماننے والا مشرک ہے۔ باقی رہا عطائی علم غیب تو یہ مخلوقات ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس عطائی علم غیب میں سے ایک ذرے کے برابر علم غیب خدا کے لئے ثابت کرنا اور اس کو بھی خدا کے ساتھ خاص کہنا بلکہ خدا کی صفت ہی بتانا بلکہ خدا کے لئے عطائی علم غیب کو ممکن ہی ٹھہرانا قطعاً یقیناً اجماعاً کفر وارتداد ہے۔

جبکہ عطائی علم غیب کا ثبوت اللہ عزوجل کے لئے عقلاً وشرعاً ہر طرح قطعاً یقیناً محال بالذات ہے۔ تو دو چار نصوص نہیں بلکہ قرآن عظیم وحدیث

کریم واقوال ائمہ دین میں اگر سیکڑوں، ہزاروں، لاکھوں نصوص قطعیہ بھی
اس مضمون پر آجائیں کہ علم غیب اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے تو
ان سب سے قطعاً وہی علم غیب مراد ہوگا جو اللہ جل جلالہٗ کی صفت ہے اور وہ
نہیں مگر ذاتی فللہ الحمد البتہ قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں اللہ عزو
جل کی بارگاہ سے غیب کا علم یقینی اصالۃ عطا ہونا مخلوقات الٰہی میں سے
صرف حضرات انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے اولیاء
ان کے طفیلی ہیں۔ اور تمام انبیاء میں سب سے افضل سب سے اعلیٰ سب
سے برتر سب سے بالا ہمارے آقا ومولیٰ محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
ذات پاک ہے سارے انبیاء کرام ورسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو کچھ
فضل وکمال یا معجزہ الگ الگ ملا وہ سب کچھ ہمارے مالک ومولیٰ احمد مجتبیٰ محمد
مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات پاک میں جمع فرمادیا گیا۔

لِکُلِّ نَبِی فِیْ الْاَنَامِ فَضِیْلَۃٌ وَ جُمْلَتُھَا مَجْمُوْعَۃٌ لِمُحَمَّدٍ
وَکُلِّ اٰی الیّ الرسولِ الکرام بِھَا فَاِنَّمَا التصلۃ مِنْ نُوْرِہٖ بِھِمْ

اس عطائی علم غیب سے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
علیٰ آلہ وسلم کو نوازا یا نہیں؟ اس کا جواب ہے کہ جب بحمدہٖ تعالیٰ ہم مسلمان
ہیں اور قرآن عظیم کے حرف حرف پر ہمارا ایمان ہے تو ہمیں قرآن عظیم کے
سامنے سر تسلیم خم کردینا چاہئے اور اسی سے اس مسئلہ کا حل طلب کرنا چاہئے تو
قرآن عظیم جواب دیگا۔ ”ما کان اللہ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ
اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ لرُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَاءُ“ ط یعنی اللہ تعالیٰ اس لئے نہیں کہ

تم لوگوں کو غیب پر مطلع کردے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے
چن لیتا ہے۔

لٰکِنْ استدراک یعنی کلام سابق سے جو وہم پیدا ہوا اس کے دِفاع
کے لئے آتا ہے اور یہ دو متغائر جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلے جملے سے وہم
پیدا ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا علم غیب رسولوں کو بھی عطا نہیں فرمایا اس وہم
کو دور کرنے کے لئے لکن آیا ہے یعنی تمہارے دل میں اس بات کا وہم
وگمان بھی نہ ہو کہ اللہ اپنے علم غیب پر رسولوں کو اطلاع نہیں دیتا اس نحو کے
قاعدے سے ثابت ہوا کہ رسولوں کو علم غیب عطا نہ فرمانے کا خیال نرا وہم
باطل ہے۔ اور فرماتا ہے تبارک وتعالیٰ عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی
غَیْبِہٖ اَحَداً اِلاَّ مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ط یعنی اللہ عالم الغیب ہے
تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے (اور
فرماتا ہے عزوجل) وَمَاھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ اور یہ نبی غیب بتانے
پر بخیل نہیں۔ تفسیر خازن وتفسیر معالم میں اس آیت کریمہ کے ماتحت فرماتے
ہیں یَقُوْلُ اِنَّہٗ صَلی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّم یَأتِیْہِ
عِلْمُ الْغَیْبِ فَلَا یَبْخَلُ بِہٖ عَلَیْکُمْ بل یعلمکم“ یعنی اللہ عزوجل
فرماتا ہے میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں
بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی علم غیب بتاتے ہیں۔“ وَلَوْ کَرِہَ
الدیوبندیون المرتدون“۔

امام قاضی عیاض شفا شریف میں اور علامہ شہاب الدین خفاجی اس

کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں (هٰذه المعجزات) فی اطلاعه صلی الله تعالیٰ علیه و علیٰ آله وسلم علی الغیب (معلومة علی القطع) بحیث لا یمکن انکارها اوالترد دفیها لاحد من العقلاء (لکثرة رواتها و اتفاق معانیها علی الاطلاع علی الغیب) و هٰذه لاینا فی الآیات الدلالة انه لا یعلم الغیب الا الله و قوله لو کنت اعلم الغیب لستکثرت من الخیر فان المنفی علمه من غیر و اسطة واما اطلاعه صلی الله تعالیٰ علیه و علیٰ آله وسلمباعلام الله تعالیٰ فامر محقق لقوله تعالیٰ فلا یظهر علیٰ غَیْبِهٖ احدا الا من ارتضیٰ من رسول ه

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا معجزہ علم غیب ثابت ہے جس میں کسی عاقل کو انکار یا تردد کی گنجائش نہیں کہ اس میں حدیثیں بکثرت آئیں اور ان سب سے بالاتفاق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت ہے۔ اور یہ ان آیتوں کے کچھ خلاف نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اسی طرح آیت ''لو کنت اعلم الغیب لا ستکثرت من الخیر'' کہ میں اگر غیب جانتا تو بہت بھلائی جمع کر لیتا۔ کیونکہ ان آیتوں میں بلا واسطہ علم غیب کی نفی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم دینے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم غیب ماننا تو یقینی بات ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں

کرتا۔ سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

ان نصوص قطعیہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پرنور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اس عطائی علم کا انکار کرنا آیات قرآنیہ کا انکار ہے اور آیات قرآنیہ کا انکار یقیناً کفر وارتداد ہے یعنی جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عطائی علم غیب کا انکار کرے یا اس کو کفر کہے تو وہ قرآن عظیم کا انکار کرکے مرتد ہوگیا اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ والعیاذ باللہ العزیز القادر۔

دیوبندی مولویوں کا علم غیب مصطفیٰ سے کھلا انکار

چنانچہ مبلغ وہابیہ امام الخوارج ملکی شیخ جی عبد الشکور کاکوروی نے مباحثہ مونگیر میں اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان صفحہ ۹ والی کفری عبارت کی تاویل کرتے ہوئے کہا۔ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات والا میں صفت علم غیب ہم نہیں مانتے جو مانے اس کو منع کرتے ہیں۔ اور مادر دیوبندیت کا نوزائیدہ پسر بقول شخصی پدر اگر نتواند پسر تمام کند مسمی نور محمد قلعہ بدارسنگ صاعقۃ الرحمان صفحہ ۱۳ پر لکھتا ہے۔ بے شک رسول اللہ صلعم کو عالم الغیب عطائی ماننا بھی کفر ہے۔ ان دیابنہ ملاعنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عطائی علم غیب سے بھی انکار کرکے قرآن عظیم کی تعلیم کو معاذ اللہ کفر بتادیا تو اب ان کے پیچھے نماز کیسی ان سے سلام کلام،

میل جول سب حرام ہے ان پر مرتدین کے احکام جاری ہوں گے۔ اگر سلطنتِ اسلامی میں ایسے لوگ پائے جائیں تو سلطان اسلام پر ان کا قتل بحکم شریعت مطہرہ واجب ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرتے ہوئے اور اپنے پیشواؤں کی بیجا حمایت کرتے ہوئے دیوبندیوں نے وہ کفریات بکے نہ صرف بکے بلکہ لکھ کر چھاپے اور شائع کیے کہ شیطان لعین بھی کاندھا ٹیک گیا۔ اسی اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان صفحہ ۹ پر واشگاف بک دیا۔ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض علم غیب ہے یا کل علم غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے]

اس عبارت میں اشرفعلی نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کو ایرے غیرے نتھو خیرے اور بچے پاگل اور تمام جانوروں درندوں کی طرح کہہ دیا معاذاللہ من الخبث والخبائث انہیں دیوبندیوں کا ایک پیشوا براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھتا ہے کہ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

یعنی ابلیس اور ملک الموت کے لئے وسیع اور زائد علم بتایا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے وسیع علم ماننے کو شرک ٹھہرایا۔

یعنی گنگوہی وانبیٹھی کے دھرم میں شیطان وملک الموت کے واسطے جو شخص وسیع اور زائد علم مانے وہ مسلمان ہے اور اس کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے جو شخص وسیع اور زائد علم مانے وہ کافر ومشرک ہے اور ایسا بے ایمان ہے کہ اس میں ایمان کا کچھ بھی حصہ نہیں اور اس کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اور جس وسعتِ علم کو شیطان کے لئے مانا اور اس پر نص ہونا بیان کیا اسی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے شرک بتایا تو شیطان کو خدا کا شریک جانا اور اس کے شریک الٰہی ہونے کو آیت وحدیث سے ثابت کہا ''**والعیاذ باللہ تعالیٰ**'' یہ ہے توحید وسنت کی اشاعت؟ یہ اشاعۃ الدیوبندیۃ والابلیسیۃ ہوئی یا اشاعۃ التوحید والسنۃ؟ غرض ان عبارات کا بارگاہ رسالت میں سخت شدید گستاخی اور نہایت گندی گالی ہونا آفتاب وسط السماء سے زیادہ روشن وآشکار ہے اور جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کرے اس کا کافر ومرتد ہونا ضروریات دین سے ہے۔ خود اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذاباً مھینا ہ یعنی بے شک جو لوگ اللہ اور رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا وآخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔ اور اللہ نے ان کے لئے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (شفا شریف) میں فرماتے ہیں

اجمع المسلمون ان شاتمه صلی الله تعالیٰ علیه و علیٰ آله وسلم کافرومن شک فی کفره و عذابه فقد کفر ه یعنی تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے۔اور جو شخص اس پر مطلع ہو کر اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی یقیناً کافر ہے۔والعیاذ بالله تعالیٰ۔

اللہ نے اپنے رسول کو کتنا علم دیا ؟

یہ تو ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا گیا۔اب کوئی بات باقی رہ جاتی ہے تو یہ کہ وہ علم کتنا تھا۔اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ جانے اللہ کا رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) دینے والا جانے کہ اس نے کتنا دیا اور لینے والا جانے کہ اسے کتنا ملا۔مگر احادیث کریمہ اور اقوال علما کو دیکھا جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اولین و آخرین کا علم دیا عرش تا فرش شرق تا غرب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو دکھایا ملکوت السمٰوٰت والارض کا شاہد بنایا۔روز اوّل سے آخر تک کا سب ما کان وما یکون انہیں بتایا۔اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم ان سب کو محیط ہو گیا۔نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر ہر رطب و یابس جو پتا گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلاً جان

لیا۔چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔عن عمر قال قام فینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و علیٰ آله وسلم مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم (مشکوٰۃ بحوالہ بخاری شریف باب بدء الخلق صفحہ ۵۰۶)

ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے تک کا حال بیان فرما دیا۔

امام اجل بدر الدین محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔فیه دلالة علی انه اخبر فی المجلس الواحدبجمیع احوال المخلوقات من ابتدائها الی انتهائها و فی ایراد ذلک کله فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادة۔یہ حدیث دلیل ہے کہ سول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں اول سے آخر تک کی تمام مخلوقات کے احوال بیان فرما دئے اور ان سب کا ایک مجلس میں بیان فرما دینا نہایت عظیم معجزہ ہے۔

امام حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح البخاری میں اسی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں۔

دل ذلک علی انه خبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات منذابتدأت الی ان تفتی الی انتبعث فشمل ذلک الاخبار علی المبدأ والمعاش والمعاد و فی تیسیر ذلک کله

فی مجلس واحد من خوارق العادۃامر عظیم ہ

یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک مجلس میں تمام مخلوقات کے احوال جب سے خلقت شروع ہوئی جب تک فنا ہوگی، جب اٹھائی جائے گی سب بیان فرمادئے تو یہ بیان اقدس شروع آفرینش دنیا ومحشر سب کو محیط ہے اور ان سب کا ایک مجلس میں بیان فرمادینا نہایت عظیم معجزہ ہے۔

امام احمد قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری اور علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

ای اخبرنا مبتدء ھا من بدء الخلق حتی انتھیٰ الی دخول اھل الجنۃ دل ذلک علیٰ انہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اخبر بجمیع احوال المخلوقات ھو ابتدات الی ان تفتی الی ان تبعث و ھٰذا من خوارق العادۃ ففیہ تیسیر القول الکثیر فی الزمن القلیل۔

یعنی حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تمام مخلوقات کے احوال جب سے خلقت پیدا ہوئی جب تک فنا ہوگی پھر زندہ کی جائے گی سب بیان فرمادئے اور یہ معجزہ ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کے لئے اتنا کثیر کلام اتنے قلیل زمانہ میں آسان فرمادیا۔ وللہ الحمد۔

اب مسئلہ علم غیب بحمدہٖ تعالیٰ صاف ہوگیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب دانائے غیوب دافع البلایا والکروب شافع الخطایا والذنوب صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عرش سے تحت الثریٰ تک ابتدائے آفرینش سے دخول جنت ونار تک ذرے ذرے، قطرے قطرے، پتے پتے کا علم عطا فرما دیا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کا اعلان بھی فرمادیا کہ مجھے جمیع احوال مخلوقات کا تفصیلاً علم بعطائے الٰہی حاصل ہے اور درحقیقت اگر ایمان کی پوچھو تو یہ علم بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دفاتر علوم سے ایک سطر اور بحار معلومات سے ایک قطرہ ہے۔ چنانچہ امام محمد بوصیری قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

فان من جودک الدنیا و ضرتھا

و من علومک علم الوح و القلم ہ

یعنی یا رسول اللہ! دنیا اور دنیا کے سوتِ آخرت دونوں حضور کی بخشش کا ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کا علم حضور کے علم کا ایک جز ہے۔

وہابیو! دیوبندیو! ملّا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس شعر کی شرح میں تم پر قیامت کبریٰ نازل فرماتے ہیں۔ (آنکھیں میچ لو کہیں ظاہری بھی نہ جاتی رہیں اور ہیے کپار دونوں سے گنگوہی ہوجاؤ) فرماتے ہیں۔" و علمھا انما یکون سطرٌ من سطور علمہ ونھر امن بحور علمہ۔ ثم مع ھذا ھو من برکۃ وجودہٖ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم" ہ یعنی لوح قلم کا تمام علم (جس میں ما کان وما یکون کا علم بالتفصیل مندرج ہے) تو حضور کے مکتوبات علم سے ایک سطر اور اس کے سمندروں سے ایک نہر ہے پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت

سے تو ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

اس سے معلوم ہوگیا کہ تمام ما کان و ما یکون وعلوم خمس و جملہ مکتوباتِ قلم ومکتوباتِ لوح محفوظ کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس کا ایک ٹکڑا ہے اور حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم اس سے بدر جہاز ائد ہے۔

دیو بندیو! اس پر کفر کا فتویٰ ذرا ہوش میں آکر صادر کرنا اس بھاری پتھر کے نیچے اشرفعلی تھانوی بھی دبا ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ نشر الطیب۔ ہاں ہاں علوم خمس کے متعلق صرف ایک ثبوت سنتے جاؤ کہ مسلمانوں کا کیا ایمان ہے اور خدا توفیق دے تو طواغیت دیوبندیہ کی ذنب ناپاک چھوڑ کر قدم مصطفےٰ علیہ وعلیٰ آلہ التحیۃ والثنا پر جھکو اور عزت وعظمت نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ والصلوٰۃ والتسلیم پر ایمان لاؤ۔ ہاں ہاں سنو! اور اپنی قسمت کو روؤ حافظ الحدیث علامہ احمد بن مبارک سجلماسی کتاب الابریز شریف صفحہ ۲۹۶ میں غوث الزماں سید شریف عبدالعزیز مسعود حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ۔

لا یخفی علیہ شی من الخمس المذکورۃ فی الآیۃ الشریفۃ (و عندہ علم الساعۃ) و کیف یخفی علیہ ذلک والاقطاب السبعۃ من امتہ الشریفۃ یعلمونہا و ہم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف سید الاولین و الآخرین الذی ھو سبب کل شیء و منہ کل شیء ہ یعنی قیامت کب آئے گی مینہ کب اور کہاں اور

کتنا برسیگا۔ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے۔ کل کیا ہوگا فلاں کہاں مریگا۔ یہ پانچوں غیب جو آیت کریمہ میں مذکور ہیں ان میں سے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر مخفی نہیں اور کیوں کر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ رہیں حالانکہ حضور کی امت سے ساتوں قطب (بدلائے سبعہ) ان کو جانتے ہیں اور ان کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے پھر غوث کا کیا کہنا پھر ان کا کیا پوچھنا جو سب اگلوں، پچھلوں سارے جہان کے سردار اور ہر چیز کے سبب اور ہر شے انہیں سے ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب کب حاصل ہوا؟

اب اگر کوئی بات باقی رہ جاتی ہے تو یہ کہ یہ علوم حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کب حاصل ہوئے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مطابق ارشادات قرآنیہ وآیاتِ ربانیہ "ما فرطنا فی الکتاب من شیء وماکان حدیثا یفتری من دون اللہ و لکن تصدیق الذی بین یدیہ و تفصیل کل شیء ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء و کل شیء فصلنہ تفصیلا۔ جتنا جتنا قرآن پاک نازل ہوتا رہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اسی قرآن کریم کے ذریعہ سے بعطائے الٰہی علم غیب حاصل ہوتا رہا۔ اور جب قرآن حکیم مکمل نازل ہوگیا تو تمام ما کان و ما یکون کا علم تفصیلی محیط حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بذریعہ قرآن عظیم بعطائے رب کریم جل سلطانہ القدیم مکمل طور پر

حاصل ہوگیا۔ چنانچہ تفسیر صاوی میں ہے۔ ''والذی یجب الایمان به ان رسول اللّٰه لم ینتقل من الدنیا حتی اعلمه اللّٰه بجمیع المغیبات التی تحصیل فی الدنیا والآخرة فهو یعلمها کما هی عین یقین لما ورفعت لی الدنیا فانا انظر فیها کما انظر الی کفی هذه و دردانه اطلع علی الجنة وما فیها و غیر ذلک مما تواترت به الاخبار ولکن امر بکتمان البعض''
یعنی اس پر ایمان ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دنیا سے تشریف نہیں لے گئے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو دنیا وآخرت کے تمام غیبوں کا علم عطا فرمادیا پس حضور دنیا وآخرت کی تمام چیزوں کو عین یقین کے ساتھ جانتے ہیں۔ اس لئے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ میرے لئے دنیا اٹھائی گئی تو میں دنیا کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو اور حدیث میں وارد ہوا کہ حضور جنت اور جنت کی تمام چیزوں اور اس کے علاوہ اور چیزوں پر کہ جن پر اخبار متواتر ہیں مطلع فرمائے گئے لیکن حضور کو بعض علم غیب چھپانے کا حکم تھا۔

اب بحمدہٖ تعالیٰ کیسے نصوص صریحہ قطعیہ قرآنیہ سے آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ ہمارے حضور صاحب قرآن حبیب الرحمان سید الانس والجان علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکمان کو اللہ عز وجل نے تمام موجودات، جمیع مخلوقات، جملہ ما کان و ما یکون الی یوم القیامہ سارے مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش میں

کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہیں رہا اور جبکہ یہ علم قرآن عظیم کے ''تبیانا الکل شیء'' ہونے، نے دیا اور ظاہر ہے کہ یہ صفت کسی خاص آیت یا سورت کی نہیں بلکہ سارے قرآن عظیم کی ہے تو نزول جمیع قرآن سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہو ''لم نقصص علیک یا منافقین'' کے باب میں فرمایا جائے ''لا تعلمهم'' تو ہرگز ان آیات کے منافی نہیں اور احاطۂ علم مصطفوی کے منافی نہیں اور اب الحمد للّٰه رب العٰلمین دیو کے بندے عقیدوں کے گندے جس قدر قصے جس قدر روایات واخبار وحکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم گھٹانے کو آیات قرآنیہ کے مقابلے میں پیش کرتے ہیں۔ سب کا جواب دہن دوز فتن سوز، انہیں دو فقروں میں ہوگیا کہ ان قصص وواقعات کی تاریخ معلوم ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کی نفی پر دلیل بنا کر پیش کرنا کھلی جہالت ہے کیونکہ جب تاریخ ہی معلوم نہیں تو ان واقعات کا سارے قرآن عظیم کے نازل ہوجانے سے پہلے کا ہونا صاف معقول اور اگر کہو کہ تاریخ معلوم ہے تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں (۱) وہ تاریخ تمام قرآن عظیم کے نازل ہونے سے پہلے کی ہے (۲) یا بعد کی۔ اگر وہ تاریخ تمامی نزول قرآن سے پہلے کی ہے تو مقام سے محض بے گانہ اور اس سے علم غیب کی نفی پر استدلال کرنے والا نہ صرف جاہل بلکہ نرا احمق اور دیوانہ۔ اور اگر بعد کی ہے تو مدعائے مخالف میں نص صریح نہ ہو تو اس سے استناد محض خرط القتاد۔ غرض مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب

انہیں اقسام کی ہیں۔ اوران آیات کے خلاف پر ایک دلیل بھی جو صحیح وصریح وقطعی الافادہ ہو ہرگز نہیں دکھا سکتے اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کرلیں تو ایک یہی جواب جامع اور عروق دشمنانِ مصطفےٰ کا قاطع اور ان کے سارے امراض قلبیہ ودلائل اواہیہ کے لئے شافی وکافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار احاد روایات وحکایات سے استناد محض نادانی وہرزہ زبانی اس مقصد پر اپنے علمائے اہلسنت کی کتابوں اور ان کی تصریحات سے احتجاج کروں۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ خود دیوبندیوں کے گنگوہی پیشوا کی شہادت پیش کروں۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

نصوص قطعیۂ قرآنِ عظیم کے خلاف پر احادیث احاد کا سنا جانا بالائے طاق یہ گنگوہی صاف تصریح کرتا ہے کہ یہاں خبر واحد سے استدلال بھی جائز نہیں نہ اصلا اس پر التفات ہوسکے۔ اسی براہین قاطعہ "**لما امر اللہ بہ ان یوصل**" میں اسی مسئلہ علمِ غیب کی مہمل ومختل تقریر میں اپنے اور اپنے اذناب کے پاؤں پر تیشہ زنی کو یوں کہتا ہے۔ عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہوجائیں بلکہ قطعی ہیں۔ قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں۔ لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ قطعیات سے اس کو ثابت کرے۔ (براہین گنگوہیہ صفحہ ۵۱) نص عام کو قیاس سے خاص کرنا شیطان کا کام ہے اور اس نے

قیاس سے اپنے تئیں خاص کیا اور ملعونی ہوا۔ (تقویۃ الایمان مطبوعہ علیمی دہلی صفحہ ۲۳۶)

الحمدللہ مناظرہ تو انہیں دو حرفوں میں ختم ہوگیا۔ ہاں تمام دیوبندیوں وہابیوں، غیر مقلدوں کو دعوت عام ہے۔ **اجمعو اعلی شرکائکم** بڑے چھوٹے چنگی لوٹے سارے کے سارے اکٹھے ہوکر صرف ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث متواتر یا کم از کم مشہور یقینی الافادہ چھانٹ کرلائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ سارے قرآن عظیم کے نازل ہونے کے بعد بھی اشیاء مذکورہ ماکان ومایکون سے فلاں امر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر مخفی ہوا جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا۔ "**فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا یھدی کید الخائنین**" اگر ایسا نص نہ لاسکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو خوب جان لو کہ دغابازوں کے مکر کو اللہ راہ نہیں دیتا" **والحمد للہ رب العٰلمین**"۔

امام اہلسنت حضور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت صاحب حجت قاہرہ موئد ملت طاہرہ وسیدنا ومولانا عبدالمصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ وہ افادات ظاہرہ وسوالات قاہرہ ہیں جو ۱۳۱۸ھ میں برق خاطف کی طرح نازل فرمائے جس کی ایمان افروز شیطان سوز تجلیوں سے دیابنۂ ملاعنہ زندہ درگور ہوگئے اور اسی تجلی کی تابشوں کی تاب نہ لاکر گنگوہی ہیے کپار دونوں سے گنگوہی ہوگیا۔ اب بھی

اگر وہابیوں دیوبندیوں میں دم خم ہے تو مجددِ اعظم فاضلِ بریلوی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے غلامانِ بارگاہ کی طرف سے وہی اعلان عام ہے کہ کم ازکم اسی
فتوے کا مدلل جواب دیں جو بہت ہی مختصر اور ناتمام ہے۔لیکن دیابنۂ
مرتدین پر بعون اللہ الواحد القہار محمدی سلاح خانہ کا خنجر خون آشام
ہے۔**والحمد للہ الملک العزیز العلام** فقیر غفرلہ القدیر کے مذکورہ
بالا بیان سے کسی مریض دل کو یہ وہم نہ ہو جائے اور کہنا نہ شروع کرے کہ
دیکھو دیکھو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے علم کو خدا کے علم کے
برابر کہہ دیا۔لہٰذا اس کا جواب سن لینا اشد ضروری ہے وہ یہ ہے کہ حضور اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے علم کو اللہ عزوجل کے علم سے وہ نسبت بھی
نہیں ہے جو ایک قطرے کے کروڑویں حصہ کو کروڑوں سمندروں کے ساتھ
ہے کیونکہ یہ دونوں متناہی ہیں اور علم نبوی بھی متناہی اور علم الٰہی غیر متناہی اور
متناہی کو غیر متناہی بالفعل کے ساتھ کوئی نسبت ممکن ہی نہیں۔ چنانچہ علامہ
خفاجی حواشی بیضاوی میں طیبی سے نقل فرماتے ہیں۔

**ان معلومات اللہ تعالیٰ لا نہایہ لہا و غیب السماوات
والارض وما یبذونہ وما یکتمونہ قطرۃ منہاہ** بےشک
معلومات الٰہیہ کی کوئی انتہا نہیں اور آسمانوں اور زمین کا غیب اور جو کچھ ظاہر
کریں اور جو کچھ چھپائیں یہ سب معلومات الٰہیہ میں سے ایک قطرہ ہے۔

علم نبوی اگرچہ متناہی ہے لیکن اپنے معلومات کے اعتبار سے ایسا
وسیع ہے کہ تمام ماکان وما یکون کے جملہ تفصیلی معلومات کو محیط ہے اور یہ علم

ماننا اس حد کی قطعیت کو نہیں پہنچتا کہ اس کا انکار کفر ہو۔لیکن اس کا منکر گمراہ
اور اہلسنت سے خارج ہے۔اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ
کیونکہ ہمارے اس زمانے میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم
کے لئے جملہ ماکان وما یکون کے اس محیط تفصیلی علم غیب کے منکر نہیں مگر
مریضان قلب وہابیہ مبتدعین والعیاذ باللہ تعالیٰ رب العلمین بالجملہ ان
تصریحات قرآنِ عظیم کے علاوہ اور کثیر آیات کریمہ شاہد کہ اللہ تعالیٰ کے
محبوب سید المطلعین علی الغیوب ہیں اس کا جو شخص انکار کرے اور کہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب پر مطلع نہیں فرمایا
اور قطعاً علوم غیبیہ پر اطلاع سے انکار کرے وہ قرآن عظیم کا انکار کر کے مرتد
ہو گیا۔اس سے میل جول،سلام کلام حرام ہے۔اس کے پیچھے نماز پڑھنا
مشرک کے پیچھے نماز پڑھنا ہے۔اور عرش سے تحت الثریٰ تک ابتدائے
آفرینش سے دخول جنت و نار تک کا علم جو چار حدوں کے اندر گھرا ہوا
ہے۔تصریحات احادیث و اجماع علمائے اہلسنت سے ثابت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو ان چاروں کے اندر کا محدود علم عطا
فرمایا گیا۔اس کا منکر،اہل سنت سے خارج ہے اور یہ کہا کہ اتنا ہی علم خدا کا
ہے۔خدا کے علم کو محدود ماننا ہے جو صریح کفر و ارتداد ہے۔دیابنۂ ملاعنہ نے
خدا کا علم محدود ماننے کے علاوہ سیکڑوں کفریات بکے اور نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی توہینیں کیں۔جس کی وجہ سے علمائے مکہ معظمہ و
مدینہ طیبہ بلکہ عرب و عجم کے جمیع علمائے اہلسنت نے ان پر کفر و ارتداد کا
فتویٰ صادر فرمایا ملاحظہ ہو۔

حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین والصوارم الھندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ والحمد للہ رب البریہ واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیه و علی آلہ وسلم

کتبہ:- الفقیر ابو الطاہر محمد طیب القادری البرکاتی الرضوی الداناپوری غفرلہ ذنبہ المعنوی والصوری۔ صدر المدرسین مدرسہ دستگیریہ ومفتی مرکزی انجمن تبلیغ صداقت، رحمت منزل چھاچھ محلّہ بمبئی نمبر ۳

-: تصدیقات مبارکہ :-

(۱) الجواب صحیح و صواب المجیب نجیح و مثاب والمنکر فضیح یستحق اسوء العذاب واشدالعقاب والی اللہ المرجع الماب والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا ومالکنا محمد ن النبی الامی الکریم الاواب وآلہ و صحبہ خیر اٰل اصحاب وابنہ الغوث الاعظم و حزبہ الی یوم الحساب ہ

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ محلّہ بھورے خاں پیلی بھیت۔

(۲) الجواب صحیح وصواب والمجیب اللبیب مصیب ومثاب فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور۔

(۳) الجواب صحیح الراقم فقیر محمد عنایت اللہ سگ درگاہ عالیہ رضویہ حامدیہ۔ قادریہ، نوریہ، برکاتیہ بریلی شریف مدرس مدرسہ اہلسنت وخطیب جامع

شریف پورہ امرتسر۔

(۴) ماحررہ مولانا ابو الطاہر محمد طیب فھو الحق والصواب ومن خالفہ مستحق للعذاب واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ فقیر عبد المرتضیٰ سید محمد شمس الضحیٰ غفرلہٗ عظیم آبادی حال مقیم سرائے سلطان لاہور۔

(۵) الجواب صحیح المجیب نجیح۔ احقر عبد النبی الکریم سید احمد علی شاہ شمیم خطیب جامع مسجد فیض باغ لاہور۔

(۶) ذلک کذلک والی مصدق لذلک احقر محمد حسین مدرس دار العلوم حزب الاحناف ہند لاہور۔

(۷) الجواب صواب المجیب مثاب۔ سید محمود احمد غفرلہ خطیب جامع مسجد ریلوے ہیڈ آفس لاہور۔

(۸) الجواب صحیح خاکپائے اہل اللہ، غلام ربانی خطیب جامع مسجد۔ گورداسپور

(۹) الجواب صحیح۔ محمد حسین غفرلہٗ۔

(۱۰) ۷۸۶/۹۲ اللھم لک الحمد یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ تصنیف لطیف صاحبنا المکرّم اخی فی اللہ ذی الفضل والجاہ حامی السنن ماحی الفتن مولانا مولوی ابو الطاہر محمد طیب صاحب قادری برکاتی رضوی داناپوری حماہ اللہ ووقاہ وزادہ فی مدارج الکمال مرتقاہ فقیر کی نظر سے گزرا میں نے اسے باوصف جمال اجمال بقدر کافی کمال اکمال سے مزین پایا حق سبحانہ نے اس زمانہ، فتن ومحن میں جو مصنف کو توفیق حمایت دین ونکایت مفسدین عطا

فرمائی اس پر حمدِ الٰہی بجالایا۔ الحمد لرب البرایا واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ط

کتبہ:۔محمد وجیہ الدین الحسنی الحنفی القادری الرضوی الضیائی الامانی الغازی پوری غفرلہ ولوالدیہ المولی القوی۔ ثم پیلی بھیتی

نبی کے معنی کی ایک نفیس تحقیق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن مصنفہ مجدد مأۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ نے ترجمہ ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی میں نبی کے معنی ''غیب بتانے والے نبی'' غلط کیا ہے میں اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ آپ اس کا جواب بمع ثبوت حدیث لغت معانی کے تحریر فرمائیں کہ یہ معنی غیب بتانے والا نبی صحیح ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی (حضرت مولانا مولوی پیر سید حمید گل شاہ صاحب زید مجدہم العالی) بمقام وڈاکخانہ شاہدرہ باغ ضلع شیخوپورہ۔

الجواب وهو الملهم للصدق والصواب اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه۔ حضور پرنور سیدی وسندی ومستندی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت صاحب حجتِ قاہرہ مؤید ملت طاہرہ حضرت مولانا مولوی قاری

مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کا ترجمہ غیب بتانے والا فرمایا یہ قطعاً یقیناً حق ہے۔ قرآن پاک واحادیث صاحبِ لولاک کا بھی یہی مفہوم ہے۔ اور یہی عقیدہ صحابہ وتابعین وائمۂ متقدمین وعلمائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا بھی ہے۔ شفا شریف مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۱۶۰ پر امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علامہ خفاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی شرح نسیم الریاض جلد ثانی صفحہ ۴۸۶، ۴۸۷ مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں (النبوة فی اللغة من الهمزة ماخوذ من النبأ وهو الخبر) لا نبائه و اخباره عن الله تعالیٰ (والمعنی اِنَّ الله اطلعه علیٰ غیبه) ای اعلمه واخبره مغیباته (واعلمه انه نبیه فیکون نبیا منبأً) ای یکون من اطلعه و اعلمه (فهو فعیل بمعنی مفعول او یکون) معناه (مخبرا) بکسر الباء اسم فاعل (عما بعثه الله به و منبأً عما اطلعه الله علیه) من علمه و مغیباته فهو (فعیل بمعنی فاعل) یعنی نبوت کا وہ لفظ جسے اہل عرب نے ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے نبأ سے ماخوذ ہے جس کے معنی خبر ہیں۔ اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے من جانب اللہ خبریں دیں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو غیب پر مطلع فرمایا یعنی حضور اکرم کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا اور اپنے غیبوں پر مطلع فرمایا اور بتادیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم اللہ تعالیٰ

کے نبی ہیں اس صورت میں نبی کے معنی منباء ہوئے کہ نبی بروزن فعیل
بمعنی مفعول ہے یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ایسی ذات ہیں
کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو غیب پر مطلع فرمایا۔ یا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی
آلہ وسلم ان باتوں کی خبر دینے والے ہیں جن کے ساتھ مبعوث ہوئے اور
اللہ تعالیٰ کے علم اور اس کے غیبوں میں سے ان علوم و مغیبات کو بتانے
والے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو مطلع
فرمایا۔

خلاصہ یہ کہ نبی کا لفظ نبأ سے مشتق ہے جو فعیل کے وزن پر ہے اور
فعیل کا وزن فاعل و مفعول دونوں کے لئے آتا ہے تو اب اگر نبی کو بمعنی
مفعول لیا جائے تو یہ معنیٰ ہوتے ہیں کہ ”وہ ذات جسے غیب کا علم یقینی دیا
گیا“ اگر شخص مذکور فی السوال اسے تسلیم کرلے تو ہمارا مقصود حاصل ہے اور
اگر وہ اسے نہیں مانتا تو اسے ماننا پڑیگا کہ نبی بمعنی فاعل ہے اب نبی کے معنی
منبی ہوئے جس کے معنی ”غیب کا علم یقینی بتانے والے“ اس تقدیر پر ہمارا
مقصد بدرجہ اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ غیب کی خبر دوسروں کو وہی دے سکتا
ہے جسے خود غیب کا علم ہو ورنہ بغیر علم غیب کے غیب کی تعلیم کیونکر مقصود ہوسکتی
ہے بہرحال نبی کے یہ معنی ہیں کہ غیب کا علم رکھنے والا اور دونوں صورتوں
میں وہابیوں، دیوبندیوں کی موت ہے کیونکہ اگر اسے تسلیم کرتا ہے تو اپنے
ہی فتوے سے نبی کے لئے علم غیب مان کر کافر ہوتا ہے اور اگر یہ معنی تسلیم نہیں
کرتا تو اس سے نبی کی نبوت کا انکار لازم آئے گا جو صریح کفر ہے۔ شفا

شریف مطبوعہ مصر جلد اوّل صفحہ ١٦١ میں ہے ”النبوة هی الاطلاع علی
الغیب یعنی نبوت کے معنی ہی غیب پر مطلع ہونا ہے شرح ہمزیہ مطبوعہ مصر
صفحہ ٧ میں علامہ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
”نبی فعیل بمعنی فاعل اور مفعول من النباء بهمزة و قد لا
یهمز تخفیفا و هو الخبر لانه مخبرا او مخبرا عن الله
تعالیٰ۔

یعنی نبی فعیل کے وزن پر ہے اور فعیل کا وزن دو معنوں کے لئے
آتا ہے فاعل یا مفعول تو نبی نبأ سے فاعل ہوگا یا مفعول۔ اس میں ہمزہ لگتا
ہے اور کبھی تخفیفاً نہیں لگتا اور نبأ کے معنی خبر ہیں یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلی آلہ وسلم کو نبی اس لئے کہا گیا ہے کہ حضور من جانب اللہ خبر رکھنے
والے ہیں یا خبر دینے والے مفردات امام راغب میں ہے ”النباء خبر
ذوفائدة عظیمة یحصل به علم ادغلبه ظن فلا یقال له بناء
حتی یتضمن هذه الاشیاء الثلثة و یکون صاد قا فالخبر
اعم منه“۔ یعنی نباء کے معنی ایسی خبر ہے جو عظیم فائدے والی ہو کہ اس کے
ذریعہ سے علم یقینی یا ظن غالب حاصل ہو تو جب تک ان اشیائے ثلثہ پر مشتمل
نہ ہو نباء نہیں کہا جائے گا اور یہ کہ سچا بھی ہو تو اب نبأ اور خبر میں عام خاص مطلق
کی نسبت ہوگی۔ نبأ اخص اور خبر اعم ہے کہ نبأ کے ضمن میں خبر پائی جاتی
ہے۔ اور خبر کے ضمن میں نبأ نہیں پائی جاتی کہ خبر میں کذب کا احتمال ہوتا
ہے اور نبأ میں کذب کا احتمال نہیں ہوتا۔ امام اہلسنت حضرت علامہ ابوالحسن

ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **الروضة البهيه** مطبوعہ حیدرآباد دکن صفحہ ۱۵ میں فرماتے ہیں ''النبی فعیل من النباء (بمعنی) الخبر والنبی یخبر من الامور الغیبیه ما فیها و آتیها قال اللہ تعالیٰ حکایة عن عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام و انبئکم بماتأ کلون وما تدخرون ''یعنی نبی فعیل کے وزن پر نبأً بمعنی خبر سے ماخوذ ہے اور نبی امور غیبیہ کی خبر دیتے ہیں خواہ وہ امور گذشتہ ہوں یا آئندہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکایت کرتا ہوا فرماتا ہے۔ میں تمہیں خبر دیتا ہوں جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم جمع کرتے ہو۔

ماننے والوں کے لئے یہ چند سطریں کافی ہیں اور منکر و معاند کے لئے دفتر بھی ناکافی واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

فقیر ابوالطاہر محمد طیب صدیقی قادری برکاتی غفرلہ ذنبہ الماضی وآلاتی صدر المدرسین مدرسہ دستگیریہ ومفتی مرکزی انجمن تبلیغ صداقت ہند، رحمت منزل چھاچھ محلہ، بمبئی ۳۔

اقوال طیّب

ازافادات:- حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ داناپوری ثم پیلی بھیتی مفتی جاورہ رتلام ایم، پی

(۱) ہم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی راہ پر چلنے کے تفصیلی احکام معلوم کرنے کے لئے علمائے دین وائمۂ مجتہدین کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور ان کے بتائے ہوئے مطالب قرآن وحدیث پر ہمارا عمل کرنا خدا اور رسول ہی کی راہ پر چلنا ہے۔

(۲) جس بدمذہب نے سر اٹھایا اگر اس پر سختی نہ کی جاتی تو مذہب اہل سنت کو صریح نقصان پہنچتا۔

(۳) اگر غیر مقلدوں کا سختی کے ساتھ رد نہ کیا جاتا تو عوام اہل اسلام قرآن وحدیث کے نام سے سخت دھوکے میں پڑ جاتے۔

(۴) اگر قادیانیوں کے رد میں سختی نہ کی جاتی تو ہندو پاک کے کلمہ گویوں کی اکثریت دجال قادیانی کی جھوٹی نبوت کا کلمہ پڑھتی نظر آتی۔

(۵) اگر بدمذہبوں بے دینوں کو مخاطِب بنا کر ان کے اقوال کفر وضلال کا رد وابطال اور اعلان نہ ہوتا تو وہ چھپی آگ کی طرح چپکے ہی چپکے پھونکتے رہتے۔

(۶) جو شخص کسی بدمذہب کے ساتھ مداہنت کریگا اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کی حلاوت سلب کرلیگا۔ اور جو شخص کسی بدمذہب کا دوست بنیگا اللہ تعالیٰ اس کے قلب سے ایمان کا نور نکال دیگا۔

(۷) حق گوئی سے بلا وجہ خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔ اسی بنا پر ائمۂ دین اور علمائے اسلام نے بذریعہ لسان و بیان احقاق حق و ابطال باطل میں ہمیشہ بلیغ کوشش فرمائی۔

(۸) درحقیقت ایمان ہی چشم بصیرت کا وہ کاجل ہے کہ جسکے بغیر دل کی آنکھ قطعاً اندھی ہے۔

(۹) پیر کہلانے والا مسلمانوں کے سامنے صوفیت کے لباس میں آنے والا اگر مذہب اہل سنت وجماعت کے خلاف اور شریعت مطہرہ کا مخالف ہو تو وہ ہرگز نہ تو صوفی ہے نہ پیر وہ ولی اللہ نہیں بلکہ ولی الشیطان ہے۔

(۱۰) جس کو علوم ومعارف میں کامل دستگاہ نہ ہوگی وہ بدمذہبوں کی صحبت سے ان کا ہم خیال ہوجائے گا لہٰذا اس کو مطلقاً ان کے پاس بیٹھنا ممنوع و ناجائز ہے۔

(۱۱) جو بدمذہب مسلمان کہلاتا ہو اس کی صحبت کا ضرر کھلے ہوئے کافر کی صحبت کی ضرر سے بڑھ کر ہے۔

(۱۲) درحقیقت صلح کلیت ہی ہر بدمذہبی کی جڑ ہر بے دینی کی بنیاد ہر فتنے کا دروازہ ہے۔ (ماخوذ از **تجانب اهل السنة عن اهل الفتنة**)

مستخرجہ ومرتبہ: محمد فیض احمد قادری پیلی بھیتی

دو خصوصی خط

محبِّ محترم، ناشر مسلک اعلیحضرت قاری عبدالرشید صاحب قبلہ

سلام ورحمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مزاج شریف

متعدد کتب ورسائل موصول ہوئے مولیٰ تعالیٰ آپکی تبلیغی ونشریاتی خدمات دینی کوقبول فرمائے اللھمہ زدفخرد...... متولیان مسجد کارویہ اماموں سے متعلق ناگفتہ بہ ہے۔ اس لئے شارح بخاری علیہ الرحمہ مزاحاً فرماتے تھے کہ مسجد کا امام پورے محلے کی بہو کی طرح ہوتا ہے۔سب کی سننا پڑتی ہے۔اس تعلق سے بھی آپکا اقدام قابل تحسین ہے۔اگر نئے رسائل منظر عام پر آئیں تو ضرور ارسال فرمائیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے احباب ومحبین اور جملہ معاونین کے رزق میں بے شمار برکتیں عطافرمائے۔فقیرکودعاؤں میں یادرکھیں فقط والسلام

دعاجو و دعاگو: شفیق احمد شریفی، خادم التدریس والافتاء دارالعلوم غریب نواز الہ آباد (یوپی)

{ ۲ }

مجاھد سنیت حضرت قاری محمد عبدالرشید صاحب قادری۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد سلام سنت ورحمت امید ہے کہ مزاج اقدس بعافیت ہونگے، اس پرفتن دور میں آپ دینی لٹریچر شائع کر کے دین وسنیت کی جوخدمات انجام دے رہے ہیں یہ قابل ستائش اور لائق تقلید کارنامہ نیز وقت کی اہم ضرورت ہے۔(اللہ تعالیٰ بطفیل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی مساعی جمیلہ کوقبول فرمائے۔) آپ سے کافی عرصہ پہلے جوکھن پور میں ملاقات ہوتی تھی۔اس ملاقات کی یادیں آج تک میرے ذہن میں محفوظ ہیں۔آج کل آپ کہاں قیام فرماہیں مطلع فرمائیں تاکہ جب بھی بریلی شریف حاضری ہوملاقات ہوسکے۔سرزمین راجستھان پرسنی تبلیغی جماعت شیرانی آبادو باسنی کے زیرِاہتمام دیہی علاقوں میں سیکڑوں جگہ مدارس ومکاتب چل رہے ہیں۔ان کیلئے آپ کوئی آسان کورس ترتیب دے دیں تواس کوہماری جماعت طبع کرواسکتی ہے۔فقط والسلام

محتاج دعاء ......محمد حنیف خاں رضوی القادری شیرانی آبادراجستھان

اُمت مسلمہ کی خیر خواہی اور خالص اسلام وسنیت کی اشاعت کے مقدس جذبے کے تحت سرزمین پیلی بھیت شریف پر چلنے والا واحد نشریاتی ادارہ

مؤسسہ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ

کوئی معمولی اور محض نام کا ادارہ نہیں بلکہ کتاب وسنت اور دعوت دین کی ایک مؤثر آواز ہے جو بدعت وگمراہی اور جہالت وخرافات کی تیز و تند ہواؤں میں مسلک اعلیٰ حضرت کا علم اٹھائے ہوئے پورے ملک میں پچھلے اٹھارہ سال سے اشاعت دین کی ناقابل فراموش خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس لئے ادارہ تمام احباب اہلسنت کی دعاؤں اور مادّی تعاون کا طلب گار ہے آپ کی معمولی توجہ ادارے کے بقا و استحکام کی ضمانت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ

لہٰذا چرم قربانی اور زکوٰۃ وفطرہ و دیگر عطیات اس کو دینا جہاں دین کی عظیم خدمت ہے وہیں صدقۂ جاریہ بھی ہے۔ آپ اپنے احباب و رشتہ داروں کو ترغیب دلا کر بھی نیکیاں حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ راہ خدا میں پیسہ دلانے والا بھی دینے والے ہی کی طرح اجر وثواب کا مستحق بنتا ہے اس لئے اس اہم کام کی طرف ضرور توجہ دیں۔ اللہ ہم اور آپ سب کا حامی وناصر ہے۔

نوٹ : ادارے کی جانب سے حصّے والی قربانی کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے اگر آپ حصے والی قربانی میں شرکت کرنا چاہیں تو ذمہ داران ادارہ سے رابطہ قائم کریں۔ پتہ :-

Mohammed Abdul Rasheed Qadri

ISLAMIC INVITATION MIRROR

Gularia Sakola, Pilibhit-262001 (U.P.) India